

14 اپریل 1961

از عدالت الاعظمیٰ

ریاست آسام

بنام

ریش چندرا ڈے اور دیگران

(ایس کے داس، جے ایل کپور، ایم ہدایت اللہ، جے سی شاہ اور ٹی ایل وینکٹا راما سیر، جسٹرز)

سیلز ٹیکس۔ دوبارہ فروخت کے لئے خریدی گئی اشیاء کی فروخت کو خارج کرنے کا قانون۔ ایسی فروخت کو ریاست میں محدود کرنے کے لئے ترمیم۔ کیا ترمیم بین ریاستی فروخت پر ٹیکس لگانے سے روکنے والے قانون کی خلاف ورزی کرتی ہے۔ آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (آسام 17 آف 1947)، جیسا کہ 1931 کے آسام ایکٹ 4، دفعہ 3 (1) اے (3) کے ذریعہ ترمیم کی گئی ہے، 15-آسام سیلز ٹیکس رولز، قاعدہ 80-آئین ہند، آرٹیکل 286 (2)۔

آسام سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعہ 15، جیسا کہ اصل میں نافذ کیا گیا تھا، میں یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ ٹیکس مقاصد کے لئے رجسٹرڈ ڈیلر کے خالص ٹرن اور حساب لگانے میں، دوسرے رجسٹرڈ ڈیلر کو کی گئی تمام فروخت کو مجموعی ٹرن اور سے خارج کر دیا جائے گا، اگر سامان کو دوبارہ فروخت کے لئے لایا گیا تھا۔ 1951ء میں اس دفعہ میں ترمیم کرتے ہوئے لفظ "دوبارہ فروخت" کے بعد "ریاست میں" کے الفاظ شامل کیے گئے، جس کے نتیجے میں ریاست میں دوبارہ فروخت کے لئے سامان کی فروخت تک ہی محدود رہا۔ ترمیم کو نافذ کرنے کے لئے قاعدہ 80 تشکیل دیا گیا تھا۔ آسام میں رجسٹرڈ ڈیلر اور جس کا کاروبار بنیادی طور پر آسام میں چائے خریدنے اور آسام یا کلکتہ میں فروخت کرنے پر مشتمل تھا، نے ترمیم کی قانونی حیثیت کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ ترمیم کا نتیجہ یہ تھا کہ بین ریاستی فروخت پر ٹیکس لگایا جاسکتا ہے

اور اس لئے یہ آئین ہند کے آرٹیکل 286(2) کی خلاف ورزی ہے۔

(1) ریاست کے اندر کسی ڈیلر کو سامان کی فروخت جس نے انہیں ریاست سے باہر ڈیلرز کو فروخت کرنے کے مقصد سے خریدا تھا، اور جس نے درحقیقت، اس طرح انہیں فروخت کیا تھا، اسے ونٹر اسٹیٹ تجارت کے دوران فروخت نہیں کیا جائے گا کیونکہ دونوں فروخت الگ الگ اور الگ الگ تھیں۔ پہلی فروخت ریاست کے اندر فروخت تھی اور اس پر لگائے گئے ٹیکس نے آئین کے آرٹیکل 286(2) کی خلاف ورزی نہیں کی۔

اینڈ وپوری نرسمہام بنام ریاست اڑیسہ، (1962) 1 ایس سی آر 314، ازاں بعد۔

(2) آسام سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کی دفعہ 13 اور اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے رول 80 آئین کے آرٹیکل 286(2) کے منافی نہیں تھے، ایکٹ کی دفعہ 15 کا مقصد متعدد مقامات پر ٹیکس سے بچنا تھا اور 1951 یا قاعدہ 80 میں اس دفعہ میں ترمیم سے بین ریاستی تجارت کے دوران دوبارہ فروخت پر ٹیکس عائد کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ اس طرح کی فروخت کو ایکٹ کے آرٹیکل 286(2) اور دفعہ 3(1)(اے)(3) کے نفاذ کے ذریعے واضح طور پر ٹیکس سے بچایا گیا تھا۔ ایک بار جب یہ فروخت چار جنگل دفعہ سے باہر ہو جاتی ہے تو دفعہ 15 میں اس پابندی کو دوبارہ نافذ کرنے کی ضرورت نہیں تھی جو ایک مشینری دفعہ تھا اور چار جنگل دفعہ اور آئین کے ذریعہ مقرر کردہ حدود کے ذریعہ اس میں کٹوتی کی جائے گی۔

دیوانی ایپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1960 کی دیوانی اپیل نمبر 167۔

گوہاٹی میں آسام ہائی کورٹ کے 16 جولائی 1956 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل 1954 کے سول رول نمبر 128 میں کی گئی ہے۔

اپیل گزار کی طرف سے اے وی وشونا تھ شاستری اور نونیت لال۔

جواب دہندگان پیش نہیں ہوئے۔

14 اپریل 1961ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ۔ یہ اپیل ریاست آسام نے آسام ہائی کورٹ کے 16 جولائی 1956 کے فیصلے کے خلاف دائر کی ہے۔ اپیل کے تحت فیصلے کے ذریعے ہائی کورٹ نے کہا کہ آسام سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کی دفعہ 15 اور ایکٹ کے تحت بنائے گئے رول 80 آئین کے آرٹیکل 286(2) کی خلاف ورزی ہے۔ ہائی کورٹ نے آئین کے آرٹیکل 132(1) کے تحت سرٹیفکیٹ جاری کیا۔

جواب دینے والے آر۔سی۔ ڈے، چائے کے ہول سیل ڈیلر ہیں، اور 1949 سے کاروبار کر رہے ہیں۔ انہوں نے 14 جنوری 1950 کو آسام سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت ایک ڈیلر کے طور پر اپنا اندراج کرایا۔ ان کا کاروبار بنیادی طور پر آسام میں چائے خریدنا اور اسے آسام یا کلکتہ میں فروخت کرنا ہے۔ کلکتہ میں فروخت ہونے والی چائے کے سلسلے میں، آر سی ڈے آسام میں چائے خریدنے کے بعد اسے اپنے پاس بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد اس چائے کو ممکنہ خریداروں کی طرف سے منظور کیا جاتا ہے، جن کو قیمت کی وصولی پر عنوان کی دستاویزات کی توثیق کی جاتی ہے۔

1951 میں آسام سیلز ٹیکس (ترمیمی) ایکٹ، 1951 (4 آف 1951) کے ذریعے آسام سیلز ٹیکس ایکٹ میں ترمیم کی گئی تھی۔ ترمیم سے پہلے ایکٹ کی دفعہ 16 میں یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ ٹیکس مقاصد کے لئے رجسٹرڈ ڈیلر کے خالص ٹرن اوور کا حساب لگانے میں، اگر سامان دوبارہ فروخت کے لئے خرید گیا تھا تو اس کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں بیان کردہ سامان کے دوسرے رجسٹرڈ ڈیلر کو کی گئی تمام فروخت کو مجموعی ٹرن اوور سے خارج کر دیا جائے گا۔ 1951 میں ترمیم کے ذریعے، اس دفعہ میں ترمیم کی گئی اور لفظ "دوبارہ فروخت" کے بعد "ریاست میں" کے الفاظ شامل کیے گئے۔ اس طرح، رجسٹرڈ ڈیلر کے خالص ٹرن اوور کا حساب لگانے میں، ریاست میں دوبارہ فروخت کے لئے مطلوبہ سامان کو صرف مجموعی ٹرن اوور سے خارج کیا جاسکتا ہے۔ اس ترمیم کے بعد قواعد میں ترمیم کی گئی۔ قاعدہ 80 مندرجہ ذیل فراہم کرنے کے لئے نافذ کیا گیا تھا:

80- (1) کوئی ڈیلر جو اپنے مجموعی کاروبار سے اس بنیاد پر فروخت کی رقم کاٹنا چاہتا ہے کہ وہ دفعہ 15 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (بی) کے تحت اس طرح کی کٹوتی کرنے کا حقدار ہے، وہ ایسی فروخت کے سلسلے میں طلب پر متعلقہ کمیشن میمویا بل کی کاپی پیش کرے گا کیونکہ فروخت نقد فروخت یا ادھار پر فروخت ہے۔ اور خریداری کے ڈیلر کی طرف سے تحریری طور پر یا ایسے ذمہ دار شخص کی طرف سے تحریری طور پر ایک حقیقی اعلان جو خریداری ڈیلر کی طرف سے اس سلسلے میں باقاعدہ طور پر مجاز ہے کہ اس طرح کے ڈیلر کی رجسٹریشن کے سرٹیفکیٹ میں زیر بحث سامان کی وضاحت کی گئی ہے۔

(2) اس قاعدے کے مقاصد کے مطابق اعلان مندرجہ ذیل شکل میں ہوگا:

میں/ہم اس کے ذریعہ یہ اعلان کریں کہ میں/ہم نے ریاست میں فروخت کے لئے سامان کی تیاری میں استعمال کے مقاصد کے لئے، یا ریاست میں کسی معاہدے پر عمل درآمد یا ریاست میں دوبارہ فروخت کے لئے استعمال کے مقاصد کے لئے مذکور سامان خریدا ہے، اور مزید اعلان کریں کہ ان اشیاء کو ہمارے ہاں بیان کیا گیا ہے۔

رجسٹریشن کا سرٹیفکیٹ جس میں کوئی..... نہیں ہے ضلع..... میں"

آر سی ڈی نے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک عرضی دائر کی تھی، جس میں ترمیم اور قواعد کو چیلنج کیا گیا تھا، اور دلیل دی گئی تھی کہ وہ آئین کے آرٹیکل 286(2) اور پارٹ 13 کے خلاف ہیں، اور اس طرح یہ انتہائی مضحکہ خیز ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ترمیم اور قواعد آرٹیکل 19(1)(جی) کی خلاف ورزی کے طور پر کالعدم ہیں۔ آخری عرضی ہائی کورٹ میں پیش کی گئی تھی، اور آئین کے حصہ تیرہویں کے بارے میں اعتراض، جس کا فیصلہ ان کے خلاف کیا گیا تھا، کو ترک کر دینا چاہیے، کیوں کہ ان کی طرف سے کوئی بھی اس نکتے پر زور دینے کے لیے پیش نہیں ہوا تھا۔ ہمیں آئین کے آرٹیکل 19 یا حصہ XIII کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہائی کورٹ نے آرٹیکل 286(2) کے بارے میں ان کی دلیل کو برقرار رکھا۔ ہائی کورٹ میں فاضل چیف جسٹس اور رام لہیا، جے نے الگ الگ فیصلے دیے۔ دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ دفعہ 15، جیسا کہ ترمیم کی گئی ہے، اور قاعدہ آرٹیکل 286(2) کے منافی ہے۔ فاضل ججوں کی طرف سے دی گئی وجوہات مختلف تھیں۔ چیف جسٹس کے مطابق اس ترمیم اور قاعدے کا اثر بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران فروخت پر ٹیکس لگانے کا تھا اور اس لیے یہ غیر قانونی تھا۔ رام لہیا، جے نے کہا کہ آر سی ڈی کے فروخت اور کلکتہ میں ان کے ذریعہ فروخت الگ الگ فروخت تھی، اور

یہ کہ پہلی فروخت بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران نہیں تھی، اور قابل ٹیکس تھی۔ حالانکہ، انہوں نے کہا کہ اگرچہ دفعہ 3 کے تحت، جو چارجنگ دفعہ ہے، بین ریاستی تجارت یا کامرس کے دوران فروخت کو قانون کے دائرے سے باہر رکھا گیا ہے، لیکن یہ دفعہ صرف "مقدس اعلان" ہی رہا، کیونکہ اس کا اثر مشینری دفعہ یعنی دفعہ 15 میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ فاضل جج کے مطابق اس ایکٹ کے تحت جو چیز قابل ٹیکس ہے وہ رجسٹرڈ ڈیلر کا خالص کاروبار ہے۔ مشینری دفعہ نے دکھایا کہ خالص ٹرن اور کا پتہ کیسے لگایا جاتا ہے، اور اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ خالص ٹرن اور تک پہنچنے کے لئے، مجموعی ٹرن اور سے کچھ کٹوتی کی جاسکتی ہے۔ اصل دفعہ میں، جو کچھ بھی دوبارہ فروخت کے لئے فروخت کیا گیا تھا اسے اس طرح خارج کر دیا گیا تھا۔ لیکن اس ترمیم کے ذریعے، خارج صرف ریاست میں دوبارہ فروخت کے لئے سامان کی فروخت کے سلسلے میں تھا۔ فاضل جج کے مطابق، اگر ایسی فروخت جو ریاست میں دوبارہ فروخت کا باعث نہیں بنتی تھی، کو مجموعی ٹرن اور سے خارج نہیں کیا جاتا ہے، تو خالص ٹرن اور اس طرح کی فروخت کو سمجھ سکتا ہے اور، لہذا، بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران سامان کی فروخت پر ٹیکس عائد ہے۔ مختصر اختصار کے ساتھ کہتے ہوئے، جہاں فاضل چیف جسٹس نے محسوس کیا کہ ترمیم اور قاعدہ براہ راست بین ریاستی تجارت یا تجارت کو متاثر کرتے ہیں، رام لہیا، جے کا کہنا ہے کہ اس سے بین ریاستی تجارت یا تجارت بالواسطہ طور پر متاثر ہوتی ہے، کیونکہ ریاست سے باہر فروخت کو مجموعی کاروبار سے باہر نہیں رکھا جاتا ہے۔

ہم ان دونوں نکات کو الگ الگ اٹھائیں گے۔ جہاں تک فاضل چیف جسٹس کے فیصلے کا تعلق ہے تو بات اس عدالت کے سامنے ایک اور کیس میں بھی رہی ہے۔ اندوپوری نرسمہا دا بیٹے بنام ریاست اڑیسہ اور دیگر (1962) 1 ایس سی آر 314) اسی طرح کا ایک سوال اڑیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کے سلسلے میں اٹھایا گیا تھا۔ اس طرح کے لین دین سے نمٹنے میں، اس عدالت نے نشاندہی کی کہ صرف وہ فروخت جو بین ریاستی تجارت یا تجارت کو براہ راست متاثر کرتی ہے اور اس کا ایک لازمی حصہ ہے، آرٹیکل 286(2) کے تحت محفوظ ہے۔ اس موقع پر اس عدالت کے ان تمام حکام کا حوالہ دیا گیا جنہوں نے آئین کے آرٹیکل 286(1) کے زاویے سے اس سوال پر بحث کی تھی اور اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ یہی استدلال آرٹیکل 286(2) پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ اس معاملے میں یہ اس طرح دیکھا گیا تھا:

عرضی گزار کی طرف سے دلیل یہ ہے کہ چونکہ سامان ریاست سے باہر ڈیلرز کو فروخت کرنے کے مقصد سے خریدا گیا تھا، اور حقیقت میں، وہ اس طرح فروخت کیا گیا تھا، خریداری بین ریاستی تجارت کے دوران تھی، اور اس پریکٹس عائد کرنا آرٹیکل 286(2) کے ذریعہ نافذ پابندی کے اندر تھا۔ ہم اس دلیل سے متفق نہیں ہیں۔ فروخت کے جن لین دین پریکٹس لگایا گیا ہے وہ مکمل طور پر ریاست اٹریسہ کے اندر تھے۔ وہ ریاست اٹریسہ کے لوگوں کی طرف سے ریاست اٹریسہ کے اندر کے لوگوں کو اٹریسہ میں موجود سامان فروخت کیے جاتے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ خریدار نے ان اشیاء کو ریاست سے باہر ڈیلرز کو فروخت کیا ہے، کیونکہ وہ فروخت اس فروخت سے الگ اور الگ ہیں جس پریکٹس عائد کیا گیا ہے۔ موجودہ لیوی درخواست گزار کی جانب سے ریاست سے باہر کے لوگوں کو فروخت کرنے پر نہیں ہے، بلکہ ریاست کے اندر اس کے ذریعہ کی جانے والی خریداری پر ہے۔ سابقہ فروخت بین ریاستی تجارت کے دوران ہوتی ہے، اور آرٹیکل 286(2) کے تحت قابل ٹیکس نہیں ہے، لیکن مؤخر الذکر خالصتا انٹراسٹیٹ سیلز ہیں، اور اس پر لگایا گیا ٹیکس آرٹیکل 286(2) کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔

یہ مشاہدات حقائق کے تناظر میں مکمل طور پر قابل اطلاق ہیں، جیسا کہ اس اپیل میں پایا جاتا ہے۔ درحقیقت مذکورہ بالا اقتباس کو اس معاملے کے حقائق پر لاگو کرنے کے لئے صرف یہ ضروری ہے کہ "اٹریسہ" کی جگہ "آسام" کی جگہ لے لی جائے۔ ہماری رائے میں اس نکتے کو مدعا علیہ کے خلاف قرار دیا جانا چاہیے۔

اس میں رام لہایا، جے کے متفقہ فیصلے میں دی گئی وجوہات پر غور کیا جاتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 3 جس نے ٹیکس کی ذمہ داری پیدا کی تھی، 1951 کے ایکٹ 4 کے ذریعہ اس دفعہ میں ذیلی دفعہ (1) اے متعارف کروا کر ترمیم کی گئی تھی۔ یہ ذیلی دفعہ درج ذیل ہے :

(1) اے۔ ذیلی دفعہ (1) میں کوئی بھی چیز، سوائے ان معاملات کے جو اس ایکٹ کی دفعہ 2 کی ذیلی شق (12) کی پہلی شق کے تحت آتی ہیں، کسی بھی ڈیلر کو ایسی اشیاء کی فروخت پریکٹس کا ذمہ دار نہیں سمجھا جائے گا جہاں اس طرح کی فروخت ہوتی ہے:

(1) ریاست آسام سے باہر۔

(2) ہندوستان کے علاقے میں سامان کی درآمد یا برآمد کے دوران؛ یا

(3) بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران سوائے اس کے کہ جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعہ فراہم کرے۔

ذیلی دفعہ (1) اے کے متعارف ہونے سے ایکٹ میں آرٹیکل 286 میں موجود پابندی کو دہرانے سے زیادہ کچھ نہیں ہوا۔ اس ذیلی دفعہ کی پہلی دو شقیں آرٹیکل 286 (1) میں موجود ممانعت کا اعادہ کرتی ہیں اور تیسری شق آئین کے آرٹیکل 286 (2) میں موجود ممانعت کا اعادہ کرتی ہے۔ دفعہ 2 (12) کی پہلی شرط، جس کا حوالہ ذیلی دفعہ (1) اے میں دیا گیا ہے، آرٹیکل 286 کے سی ایل (1) کی وضاحت کو نافذ کرتا ہے۔

اب، یہ بالکل واضح ہے کہ چارجنگ دفعہ کے آپریشن سے کسی خاص کردار کی فروخت کو باہر رکھا جاتا ہے۔ یہ شق ان تمام لین دین کو ٹیکس سے بچاتی ہے جن پر اگر ٹیکس لگایا جاتا تو وہ آرٹیکل 286 کی پابندی کے دائرے میں آتے۔ اس بچت کا اثر اس طرح کے لین دین کو ٹیکس سے مستثنیٰ بنانا ہے اور مشینری دفعہ میں قانون میں مزید ترمیم کی ضرورت نہیں تھی۔ دفعہ 15 کے تحت اس فروخت کے سلسلے میں ایک اضافی استثنیٰ دیا جاتا ہے جس میں سامان، اگرچہ رجسٹرڈ ڈیلر کو فروخت کیا جاتا ہے، ریاست میں ہی دوبارہ فروخت کے لیے ہوتا ہے۔ یہ دیکھنا بہت آسان ہے کہ جب تک یہ استثنیٰ نہیں دیا جاتا، یہ ممکن تھا کہ ایک سے زیادہ مقامات پر سیلز ٹیکس ہوتا، یعنی اس مقام پر جہاں پہلے رجسٹرڈ ڈیلر نے دوسرے رجسٹرڈ ڈیلر کو فروخت کیا اور پھر، جب دوسرا رجسٹرڈ ڈیلر اپنی باری میں فروخت کرتا۔ ریاست کے اندر ایک ہی سامان کی فروخت کے لین دین پر متعدد مقامات پر ٹیکس سے بچنے کے لئے، یہ اہتمام کیا گیا تھا کہ ٹیکس صرف آخری فروخت پر ادا کیا جائے گا نہ کہ پچھلی فروخت پر، بشرطیکہ پچھلی فروخت رجسٹرڈ ڈیلرز سے رجسٹرڈ ڈیلرز کو مؤخر الذکر کے رجسٹریشن سرٹیفکیٹ میں درج سامان کے سلسلے میں ہو اور بشرطیکہ سامان ریاست میں دوبارہ فروخت کے لئے ہو۔ جب چارجنگ دفعہ نے خود بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران فروخت پر ٹیکس کو خارج کر دیا، تو مشینری دفعہ میں اسی استثنیٰ کی تکرار تلاش کرنے کی شاید ہی کوئی ضرورت تھی۔ یہ سوچنا ایک غلطی ہے کہ چونکہ مشینری دفعہ، یعنی دفعہ 15، چارجنگ دفعہ کے ذریعہ دی گئی چھوٹ کو نہیں دہراتا ہے، لہذا ڈیلر کے ٹرن اوور میں لازمی طور پر بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران فروخت شامل ہوگی۔ یہاں تک کہ اگر خالص ٹرن اوور میں اس طرح کی فروخت بھی شامل ہوتی ہے تو، ڈیلر، دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) اے کے تحت، یہ دعویٰ کرنے کے قابل ہوگا کہ وہ لین دین قابل ٹیکس نہیں تھے، کیونکہ وہ ایکٹ کے آرٹیکل 286

(2) اور دفعہ 3(1) اے (3) کی پابندی کے اندر آتے ہیں۔ جو چیز آئین اور اس ایکٹ کے نفاذ کے ذریعے پہلے ہی خارج کی جا چکی ہے وہ قابل ٹیکس نہیں بن سکتی، کیوں کہ خالص ٹرن اوور کا حساب ایک خاص طریقے سے لگایا جانا چاہیے۔ اس خالص ٹرن اوور سے، اس طرح کی فروخت کو ایکٹ کے آرٹیکل 286 (2) اور دفعہ 3(1) اے کے نفاذ کے ذریعے خارج کیا جانا چاہئے۔ ہماری رائے میں آرٹیکل 286 (2) پر پابندی، جسے دفعہ 3(1) اے کے ذریعے دوبارہ نافذ کیا گیا ہے، یہ لازمی بناتا ہے کہ ان دفعات کے اندر آنے والی فروخت کو خالص ٹرن اوور سے خارج کر دیا جائے۔

دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (2) کا حوالہ دیا گیا اور کہا گیا کہ ذیلی دفعہ (2) میں کہا گیا ہے کہ ہر وہ ڈیلر جس پر ذیلی دفعہ (1) لاگو نہیں ہوتی، اس ایکٹ کے تحت ٹیکس عائد کیا جائے گا، اور یہ کہ اس میں ذیلی دفعہ (1) اے کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ذیلی دفعہ (2) میں ذیلی دفعہ (1) اے کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن ذیلی دفعہ (1) اے کو اس غلطی سے غیر موثر نہیں بنایا گیا ہے۔ ذیلی دفعہ (1) اے اپنی بات کرتی ہے۔ دفعہ 3 کی بقیہ ذیلی دفعات کے ساتھ ساتھ طاقت اور اس پر عمل درآمد کیا جانا چاہیے۔ ذیلی دفعہ (1) اے کو آرٹیکل 286 کی اضافی حمایت حاصل ہے، اور آئین کو برقرار رکھنا چاہئے۔ لہذا دفعہ 286 اور دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) اے دونوں بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران تمام فروخت کو ٹیکس سے بچانے کے لئے موجود ہیں، اور یہ دیکھنے کے لئے ایکٹ میں مزید غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آیا انہیں ایک بار پھر استثنیٰ دیا گیا ہے یا نہیں۔

ہماری رائے میں، اپیل کو کامیاب ہونا چاہئے۔ اپیل کے تحت ہائی کورٹ کا فیصلہ کا عدم قرار دیا جاتا ہے اور درخواست کو یہاں اور ہائی کورٹ میں اخراجات کے ساتھ خارج کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔